اگست 2019
بہنوں کا اپنا ماہنامہ
شعاع
سالگرہ نمبر
عید مبارک

بہنوں کا اپنا ماہنامہ

# شعاع

بانی و مدیرِ اعلیٰ — محمود ریاض

مدیرہ — رضیہ جمیل

مدیر منتظم — آذر ریاض

مدیرہ اعزازی — امۃ الصبور

فلم ٹیلی وژن — شاہین رشید

اشتہارات — خالدہ جیلانی

قانونی مشیر — نورالدین سرکی اینڈ کمپنی
ایڈووکیٹس اینڈ لیگل کونسلرز

خط و کتابت کا پتہ
ماہنامہ شعاع
37 - اردو بازار کراچی

اگست 2019
جلد 33 شمارہ 12
قیمت 70 روپے

| | | |
|---|---|---|
| پہلی شعاع | رضیہ جمیل | 8 |
| حمد | جمیل احمد جمیل | 9 |
| نعت | محبوب احمد شاہ | 9 |
| نبیؐ کی باتیں | ادارہ | 10 |

**یادِ آسیہ رزاقی**

| | | |
|---|---|---|
| سادہ اور مخلص | عفت سحر طاہر | 249 |
| ایک عہد ساز مصنفہ | ناہید اسماعیل | 251 |
| وہ پھر نہیں آتے | عنزہ نایاب | 252 |

**انٹرویو**

| | | |
|---|---|---|
| پھول کھلے ہیں گلشن گلشن | ادارہ | 21 |
| بندھن | عروہ حسین | 18 |
| دستک | شاہین رشید | 15 |
| ناتا جوڑا ہے | آریہ مانسہرہ | 30 |

**ناول**

| | | |
|---|---|---|
| شام کی حویلی میں | رخسانہ نگار عدنان | 36 |
| شہرِ تمنا | نعیمہ ناز | 192 |

**مکمل ناول**

| | | |
|---|---|---|
| ایک دیا رہنے دیا | نکہت سیما | 150 |
| اکھیاں اڈیک دیاں | سنیعہ عمیر | 72 |
| حاصلِ زندگی | رابعہ حسین | 116 |

**ناولٹ**

| | | |
|---|---|---|
| ایک بیانیہ پر | بشریٰ احمد | 217 |

**افسانے**

| | | |
|---|---|---|
| جذبے کو جنوں ہونے دو | قانتہ رابعہ | 67 |
| ہل من مزید | شبانہ شوکت | 58 |
| منزلوں کا یقین | عندلیب زہرا | 110 |
| ہمارے حصے میں | زارا ہنجرا | 147 |
| فتح | شازیہ الطاف ہاشمی | 187 |

**نظمیں غزلیں**

| | | |
|---|---|---|
| غزل | تہذیب حافی | 233 |
| غزل | اظہر فراغ | 233 |
| نظم | شائستہ مفتی | 234 |
| غزل | قیصر شمیم | 234 |


**انتباہ:** ماہنامہ شعاع ڈائجسٹ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں، پبلشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس رسالے کی کسی بھی کہانی، ناول، یا سلسلہ کو کسی بھی انداز سے نہ تو شائع کیا جاسکتا ہے، نہ کسی بھی ٹی وی چینل پر ڈرامہ، ڈرامائی تشکیل اور سلسلہ وار قسط کے طور پر یا کسی بھی شکل میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

زرِ سالانہ بذریعہ رجسٹری

پاکستان (سالانہ) ............ 700/- روپے
ایشیا، افریقہ، یورپ ....... 6000/- روپے
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۔ 7000/- روپے
سالانہ خریداری کے لیے ای میل کریں
subscriptions@khawateendigest.com


## مستقل سلسلے


| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| خط آپ کے | رضیہ جمیل | 241 | آئینہ خانے میں | واصفہ سہیل | 257 |
| مسکراہٹیں | ادارہ | 235 | موسم کے پکوان | خالدہ جیلانی | 253 |
| بالوں سے خوشبو آئے | شگفتہ جاہ | 238 | خوبصورت بنیے | ادارہ | 258 |
| کھلتا کسی پہ | خالدہ جیلانی | 237 | | | |



خط و کتابت کا پتہ: ماہنامہ شعاع، 37 - اردو بازار، کراچی۔

رضیہ جمیل نے ابن حسن پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شائع کیا - [illegible]



Phone: 32721777, 32726617, 021-32022494 Fax: 0092-21-32766872
Email: shuaa@khawateendigest.com website: www.khawateendigest.com

بیرون ممالک مقیم اُردو صارفین ہر ماہ اپنے پسندیدہ ڈائجسٹ بذریعہ ای میل پی ڈی ایف فارمیٹ میں حاصل کریں

تفصیلات کے لیے مندرجہ ذیل ای میل پر رابطہ کریں۔

urdusoftbooks@gmail.com urdusoftbooks.com

یہ سروس بذریعہ پے پال مناسب قیمت پر دستیاب ہو گی

بذریعہ ای میل رابطہ کرنے کے لیے یہاں کلک کریں

رضیہ جمیل

# پہلی شعاع

**شعاع کا سالگرہ نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔**

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کا احسان ہے کہ ماشاء اللہ شعاع 34 سال کی مسافت کامیابی سے طے کر کے 35 ویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ آپ کی بے لوث محبتوں اور پر خلوص رفاقتوں میں شعاع نے یہ طویل مسافت بڑی خوبی اور خوبصورتی سے طے کی۔ ہم تمام مراحل سے کامیابی سے گزرے۔

اس طویل سفر میں ہم تنہا نہیں رہے۔ بہت سارے دوستوں کا تعاون ہمارے ساتھ رہا۔ ان میں سرفہرست ہماری مصنفین ہیں جن کی بے مثال کاوشوں سے شعاع کے صفحات جگمگاتے رہے۔

ہمارے ساتھی، کارکنان جن کی شب و روز کی محنت شاقہ کے باعث ہم پرچا وقت پر لانے میں کامیاب ہوئے اور شعاع کا کوئی شمارہ التوا میں نہیں پڑا۔

اور ہماری قارئین جن کا پر خلوص تعاون ہمیشہ ہمارے ساتھ رہا۔ ہم تہہ دل سے آپ سب کے ممنون ہیں۔ دعا گو ہیں کہ یہ محبتیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔ آمین۔

چودہ اگست 1947ء کو برصغیر کے مسلمانوں کو ایک آزاد وطن کا تحفہ ملا۔ قارئین کو یوم آزادی مبارک ہو۔
اللہ تعالیٰ ہمارے پاک وطن کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

اگست کے مہینے میں عیدالاضحیٰ کا تہوار بھی ہے۔ اپنی خوشیوں میں مستحقین کا حصہ ضرور رکھیے گا۔ دعا ہے عید آپ کے لیے حقیقی خوشیوں کا تحفہ لے کر آئے۔ آمین۔

## ایک اور چراغ مٹی میں رکھ دیا،

ایسے آئینہ صفت لوگ کہاں سے لائیں
سلسلے ختم ہوئے انجمن آرائی کے

بہن آسیہ رزاقی راہیٔ ملک عدم ہوئیں۔
ایک عہد تھا جو ان کے ساتھ ختم ہوا۔

بہن آسیہ رزاقی کے ساتھ ایک طویل رفاقت رہی۔ انہوں نے ادارہ خواتین ڈائجسٹ کے پرچوں میں بڑے تسلسل اور تواتر سے لکھا۔ اور بلاشبہ بہت خوب لکھا۔ وہ اپنی طرز کی واحد قلم کار تھیں۔ عام موضوعات۔ عام سی کہانیاں وہ اس انداز سے لکھتیں کہ بہت خاص ہو جاتیں۔ اندازِ بیاں میں بہتے پانی کی سی نرمی، ٹھنڈک اور روانی۔ ہمارے اردگرد سانس لیتے کردار۔

بہن آسیہ رزاقی نہ صرف بہت اچھی لکھاری تھیں، بلکہ بہت اچھی انسان بھی تھیں۔ وضع داری اور رکھ رکھاؤ ان پر ختم تھا۔

ان کے دنیا سے رخصت ہو جانے سے جو خلا پیدا ہوا ہے، وہ کبھی پُر نہ ہو سکے گا۔
ان کی شخصیت اور ان کی کہانیاں دونوں ہی ناقابلِ فراموش ہیں۔
اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

## اس شمارے میں،

- نگہت سیما کا مکمل ناول۔ اک دیا رہنے دیا،
- سنیعہ عمیر کا مکمل ناول۔ اکھیاں اُڈیک دیاں،
- رابعہ حسین کا مکمل ناول۔ حاصل زندگی،
- بشریٰ احمد کا ناولٹ۔ ایک بیانیہ پر،
- رخسانہ نگار عدنان اور نعیمہ ناز کے ناول،
- قانتہ رابعہ، شبانہ شوکت، عندلیب زہرا، نازا ہجرا اور شازیہ الطاف ہاشمی کے افسانے،
- عروہ حسین اور فرحان سعید کا بندھن،
- معروف فنکاروں سے گفتگو کا سلسلہ۔ دستک،
- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں اور دیگر مستقل سلسلے شامل ہیں۔

ادارہ

# پیارے نبی کی پیاری باتیں

## اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو چتکبرے اور سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ اور تکبیر پڑھتے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی گردن پر قدم مبارک رکھ کر اپنے ہاتھ سے انہیں ذبح کرتے دیکھا۔“

فوائد و مسائل:

1۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر صاحب استطاعت کو کم از کم ایک بکرا، مینڈھا، گائے یا اونٹ کے ایک حصے کی قربانی کرنا ضروری ہے۔

2۔ ایک سے زیادہ جانوروں کی قربانی بھی جائز بلکہ افضل ہے۔

3۔ گھر کے فرد کو اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح کرنا چاہیے، تاہم کوئی دوسرا شخص بھی ذبح کر سکتا ہے۔

4۔ قربانی کا جانور عمدہ اور خوب صورت ہونا چاہیے۔

5۔ قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت دعا پڑھنا مسنون ہے۔

6۔ ذبح کرتے وقت جانور کے جسم پر پاؤں رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جانور قابو میں رہے اور بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔

## امت سے محبت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے بڑے موٹے تازے، سینگوں والے چتکبرے اور خصی مینڈھے خریدتے، ایک اپنی امت کی طرف سے ذبح فرماتے، یعنی امت کے ہر اس فرد کی طرف سے جو اللہ کی توحید کی گواہی دیتا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پہنچانے (اور رسول ہونے) کی گواہی دیتا ہو۔ اور دوسرا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی طرف سے ذبح کرتے۔

فوائد و مسائل:

1۔ قربانی کے جانور عمدہ ہونے چاہئیں۔

2۔ جانور ظاہری شکل و صورت میں بھی اچھا ہونا چاہیے اور موٹا تازہ اور صحت مند بھی۔

3۔ خصی جانور کی قربانی درست ہے۔ اسے عیب شمار نہیں کیا جاتا۔

4۔ گھر کے تمام افراد کی طرف سے ایک جانور کی قربانی کافی ہے۔

5۔ کسی اور کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے۔

## قربانی واجب ہے یا نہیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”جس کے پاس (قربانی کرنے کی) گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو اسے چاہیے کہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔“

بندھن

# عروہ حسین ہمراہ فرحان سعید

شاہین رشید

گزرے زمانے میں یعنی بہت پہلے جب فلم یا ٹی وی سے وابستہ فنکار آپس میں شادی کرتے تھے اور ایسی شادیوں کو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا...... مگر اب فلم اور ٹی وی انڈسٹری کی شادیوں پر کوئی انگلی نہیں اٹھاتا بلکہ ایسی شادیوں کو شہ سرخیوں میں لکھا جاتا ہے اور ٹی وی پر باقاعدہ دکھایا جاتا ہے۔ اسی لیے اب اکثر فنکار اپنی پسند کی شادی کر رہے ہیں اور خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔ تو ایسے ہی ایک جوڑے سے آج کا بندھن سجا ہے، جن کی شادی کو تقریباً ایک سے دو سال ہی ہوئے ہیں۔ یہ جوڑا ہے فرحان سعید اور عروہ حسین کا، یہ بھی بتادیں کہ ''بندھن'' کے اس سلسلے میں ہماری بات فرحان سعید سے ہوئی۔

''کیسے ہیں فرحان؟''

''جی اللہ کا شکر ہے۔''

''کیسی گزر رہی ہے ازدواجی زندگی؟''

ہنستے ہوئے...... ''خالص اردو لفظ آپ نے استعمال کیا ''ازدواجی'' جی الحمدللہ! اچھی گزر رہی ہے۔''

''پہلے گلوکاری کی فیلڈ میں میدان فتح کیا، پھر اداکاری کی فیلڈ میں کامیابی حاصل کی اور اب حقیقی زندگی میں بھی کامیابی...... تو یہ سب کچھ کیسا لگ رہا ہے؟''

''بہت اچھا...... بہت خوب صورت اور میں سمجھتا ہوں کہ جب اللہ اپنے کسی بندے پر مہربان ہوتا ہے تو وہ اسی طرح کی کامیابیاں عطا کرتا ہے۔''

''بہت خوب...... آپ دونوں کا تعلق ایک ہی فیلڈ سے ہے اور دونوں ایک دوسرے کو جانتے بھی ہیں...... تو پھر کیسے یہ سلسلہ آگے بڑھا؟''

''جی...... ہاں ہم ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ ہماری بات چیت بھی ہوتی رہتی تھی، مگر بہ حیثیت ایک دوست اور ایک کولیگ کے۔ یہ تو مجھے خود بھی پتا نہیں چلا کہ کب عروہ کے لیے میرے دل میں محبت کا پودا لگا اور کب یہ مجھے اچھی لگنے لگی۔''

''اچھا...... پھر......؟''

ہماری قارئین ہمارے ساتھ محبت اور اپنائیت کے رشتوں میں بندھی ہیں، جس طرح خوشی کے موقعوں پر اپنوں کو شریک کیا جاتا ہے، اسی طرح ہم خاص موقعوں پر اپنی قارئین کی شعاع میں شمولیت کے لیے سروے ترتیب دیتے ہیں۔

اس بار اگست کے مہینے میں دو خوشیاں یکجا ہوگئی ہیں۔ سالگرہ نمبر اور عیدالاضحیٰ کا تہوار۔ اس لیے اس بار سالگرہ نمبر کے سروے میں ایک سوال ہم نے عیدالاضحیٰ کے حوالے سے بھی کیا ہے۔ سوالات یہ ہیں۔

(1) زندگی میں ہم بے شمار لوگوں سے ملتے ہیں۔ دوست، احباب، رشتہ دار۔ کیا کوئی ایسی شخصیت ہے جس نے آپ کو متاثر کیا؟

(2) اگر آپ کو ایک دن کے لیے شعاع کا ایڈیٹر بنا دیا جائے تو؟

(3) عیدالاضحیٰ کے موقع پر آپ کیا خاص اہتمام کرتی ہیں؟ گوشت کی کوئی خاص ڈش جو آپ کے سب گھر والے بہت شوق سے کھاتے ہیں؟

آیئے دیکھتے ہیں ہماری قارئین نے کیا جواب دیے ہیں۔

# پھول کھلے ہیں گلشن گلشن

ادارہ

نیر فہیم خان......کراچی

عیدالاضحیٰ کا مقدس تہوار اور ہمارے شعاع کی سالگرہ ایک ساتھ آئے اور ہم اس میں شریک نہ ہوسکیں یہ تو ناممکن سی بات ہے۔

(1) زندگی میں ہر شخص اپنا کوئی نہ کوئی اثر چھوڑ جاتا ہے، کچھ اچھا تاثر چھوڑتے ہیں، کچھ برا۔ کچھ سے ہم متاثر ہوتے ہیں، کچھ ہمیں متاثرین میں شامل کر دیتے ہیں چونکہ خاندان کی پہلی نواسی اور پہلی پوتی ہوں، اسی لیے نھیال اور ددھیال دونوں جگہ میرا بچپن گزرا۔ میری امی کی ایک بہت اچھی عادت ہے، ہم بچوں کے ذہن میں کبھی بھی کسی بھی شخصیت کے لیے کوئی برائی نہیں ڈالی بلکہ اچھائی کے پہلو اجاگر کیے۔ اگر کبھی کسی نے ڈانٹ دیا اور امی سے کہا تو وہ ہمیشہ یہی کہتیں کہ بیٹا! بڑے آپ کی بھلائی کے لیے ہی کہتے ہیں۔ ماں اور باپ دونوں ہی آپ کے لیے بہت اہم ہوتے ہیں، ان کا تو خیر کیا ذکر کریں، اللہ تعالیٰ نے یہ رشتہ ہی اتنا حسین بنایا ہے۔

دوستوں کے معاملے میں مجھے رہنما کا درجہ حاصل تھا۔ میں اکثر ان کے مسائل حل کیا کرتی تھی۔ میری ایک دوست عذرا اتنی کم ہمت تھی۔ وہ اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر میرا انتظار کرتی تھی، میرے ساتھ کالج جائے اور واپسی میں اس کو روڈ پار کرا کے اس کے گھر تک چھوڑوں۔ میں اکثر مذاق میں کہتی کہ آؤ نابینا......تم کو سڑک کراس کرادوں۔

میری امی کے بعد جس خاتون نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ میری سب سے بڑی خالہ شاہ جہاں ہیں۔ بچپن ہی سے میں ان کے گھر میں دیکھتی آئی کہ دور دراز سے آنے والے مہمانوں کا تانتا بندھا رہتا تھا جو بھی دسترخوان پر ہوتا مہمانوں کو پیش کر دیا جاتا تھا۔ خالو سرکاری دفتر میں کام کرتے تھے۔ معمولی سی تنخواہ تھی مگر اس کے باوجود انتہائی ذمہ داری کے ساتھ خالو کی چھ بہنوں کی شادیاں کیں۔ خالو کے تین بھائیوں اور ان کی بہنوں، ان کے بچوں سب کو جوڑے رکھا ہے۔ بے مثال فیملی کی روایت قائم کی۔ وہ نام کی شاہ جہاں نہیں ہیں، اپنے اخلاق اور ہمدرد طبیعت کی وجہ سے پورے جہاں کے لیے

رخسانہ نگار عدنان

# شاکی جو باتیں

کشف اپنے پرانے طرز کے گھر سے شدید بے زار ہے اور وہ اپنی آنی سے ہزار بار کہہ چکی ہے کہ وہ اس گھر سے جان چھڑالیں لیکن وہ ہر بار اس کی بات ہنس کر ٹال دیتی ہیں۔ کشف گلیوں سے گزرتے خوانچا فروشوں سے بھی سخت بے زار رہتی ہے اور انہیں حسب توفیق بددعاؤں سے نوازتی رہتی ہے۔

طاہرہ بیگم کا اپنے گھر پر کافی ہولڈ ہے۔ ان کی بہو سونیا اور بیٹا آزر دونوں ہی ان کے فرماں بردار ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ ان کی پوتی کا رشتہ ان کی مرضی سے طے ہو۔

جبکہ ردا اپنے آفس میں کام کرنے والے جبران سے محبت کرتی ہے اور اسے کہتی ہے کہ وہ اس کا رشتہ لے کر آئے۔

دوسری جانب کشف کا پڑوسی اسے چھیڑتا ہے اور وہ اس کے پاؤں پر اینٹ دے مارتی ہے۔ بعد میں اسی لڑکے کی ماں سے بھی خوب جھگڑا کرتی ہے۔

زینب شاعری کرتی ہے اور ساتھ ہی ایک اسکول میں بھی پڑھاتی ہے وہ اپنا مسودہ حیدر کے پاس لے کر جاتی ہے تاکہ وہ سرفراز سے بات کر کے اسے چھپوا سکیں۔

آفس سے واپسی پر اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے اور وہیں تیز برستی بارش میں اس کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے۔

آڈیٹوریم لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہے جہاں ڈاکٹر موحد تین بڑی بیماریوں کو کنٹرول کرنے کے حوالے سے لیکچر

Monthly Shuaa August 2019

شبانہ شوکت

# ہائے حسن مزید

"پکڑو، پکڑو، بھاگ جائے گا، جلدی کرو، ارے، ارے یار، جلدی کرو، بھاگ گیا وہ، اوئے۔"

دھم دھم کرتے قدموں کی آوازیں، دوڑتے ہوئے لوگوں کی چیخ و پکار، ایسا ہنگامہ اور شور کہ روبیہا جو نانو کے پاس بیٹھی تھی گھبرا کر کھڑی ہوگئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے، اتنا شور کیسا؟"

نانو بھی کھڑی ہوگئیں، دونوں گیلری میں آگئیں، گرل سے جھانک کر دیکھا تو افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ ایک پک اپ گھر سے کچھ دور کھڑی تھی اور مختلف لوگ ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے تھے۔

"ہائے ہائے، کس سے پوچھیں کیا ہوگیا، خیر ہو۔" نانو تو ہول گئیں۔

اتنے میں مامی اندر آئیں۔ "اماں، فہام اور یہ جو بیل لے کر گئے تھے، وہ رسی چھڑا کر بھاگ نکلا ہے اور وہ اسے پکڑنے کے لیے ہلکان ہو رہے ہیں۔"

مامی کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ نانو تو دل تھام کر وہیں پاس رکھی کرسی پر دھم سے بیٹھ گئیں۔

"ہائے اللہ، تو یہ بھگدڑ اس سلسلے میں ہو رہی ہے؟"

"جی اماں! ابھی ان سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا"

وہ بھی گرل سے باہر جھانک کر دیکھنے لگیں۔ صبح سے سہام صاحب اور فہام قربانی کا بیل لینے گئے ہوئے تھے اور یہ وقت ہوگیا۔ آئے نہیں۔ روبیہا بھی فہام کے ٹیکسٹ موصول ہونے کے بعد کہ وہ بیل لے کر آ رہا ہے۔ یہاں آئی تھی اور نانو کے پاس بیٹھ گئی کہ یہ نئی کہانی سامنے آگئی۔ اتنے میں نیچے گیٹ کھلنے کی آواز آئی۔

روبیہا نے جھانک کر دیکھا، فہام نے بڑا گیٹ چوپٹ کھول کر، پیچھے کسی کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔

محلے کے دولڑکے ایک تنومند بیل کی رسی پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے بمشکل اندر لا رہے تھے۔ پیچھے پسینے میں بھیگے ہوئے۔ ماموں (سہام صاحب) ہدایات جاری کرتے اندر آ رہے تھے۔ پورچ میں ستون کے ساتھ بیل باندھ کر فہام اور ماموں اندر آگئے، جہاں وہ سب جمع تھیں۔

"بہت اکھڑ بیل ہے یہ تو، دس بندوں نے مل کر تو پک اپ پر چڑھایا تھا اور اب اتارتے ہوئے رسی چھڑا کر بھاگ گیا، کس مشکل سے ان سب بچوں نے پکڑا ہے۔ مت پوچھیں، توبہ، اب شدید تھکاوٹ ہو رہی ہے۔ نہا کر آرام کروں گا۔"

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے۔ اور اب وہ چاروں فہام کے گرد آ بیٹھیں، جس نے انہیں سنسنی خیز قصہ سنایا کہ کس طرح بیل پک اپ سے اترتے ہوئے بھاگا اور مختلف گلیوں میں گھستا رہا، کتنے ہی لوگ اس کے پیچھے بھاگے اور کیسے اسے پکڑا اور قابو کیا گیا، ساری داستان سننے کے بعد نانو نے ایک قہر آلود نظر بیل پر ڈالی تھی۔ "ایسا نِتھا بیل؟

"قربانی کے جانور کو کچھ غلط کہنا گناہ ہے ورنہ تو میں اس کی تکہ بوٹی کر دوں، جس نے میرے بچوں کو یوں ہلکان کیا۔"

فہام کو ہنسی آگئی۔ "وہ تو کریں گے ہی لیکن

قربانی کے بعد۔"

"منڈی سے جلدی فارغ ہو گئے تھے؟"

مامی نے فہام سے پوچھا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں، کہاں جلدی؟ کافی دیر لگی پھر یہ مجھے بہت پسند آیا تو پاپا نے تھوڑی بہت بارگیننگ کے بعد لے ہی لیا۔"

"ماشاءاللہ ہے تو بہت شاندار"

روبیہا نے بڑوں کی طرح کہا تو مامی کو ہنسی آ گئی۔ "کارکردگی بھی شاندار دکھائی ہے۔"

وہ چاروں اس کے کچھ نزدیک آئیں، ڈرتے ڈرتے سفید رنگ، بھاری بھرکم جسامت، استقامت سے کھڑا، بڑے غرور سے پاؤں دھم کر کے زمین پر مارتا تھا۔ ان کی آہٹ پا کر ادائے ناز سے پلٹ کر

قانتہ رابعہ

# جذبے کو جنوں کی آنچ آنے دو

"حنیفاں تمہیں میرے ہاں کام کرتے ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟" عاصمہ نے اپنی کام والی ماسی سے پوچھا۔

"باجی، اگلے ماہ کی پندرہ کو پورے تین سال

ہو جائیں گے۔'' کام والی ماسی حنیفاں نے متانت سے جواب دیا۔

''ان تین سالوں میں تم نے مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ بددیانتی نہیں کی اور سب سے بڑی بات یہ کہ مہینے کی دس تاریخ بھی گزر جائے تم نے کبھی تنخواہ نہیں مانگی۔ مگر اب ایسا کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہارے کام اللہ نے بہت اچھے طریقے سے کروا دیے ہیں، بڑا معذور بیٹا اللہ نے اپنے پاس بلا لیا۔ سدا کا نکھٹو اور نشئی میاں بھی ٹھیک ہو گیا اور تھوڑا بہت کما کے لے آتا ہے۔ بیٹیوں کی شادیاں کر کے تم فارغ ہو گئی ہو۔ اپنی ضرورت کے حساب سے تمہیں بیٹھے بٹھائے گھر بھی بہت سستا مل گیا ہے، بھلے چھوٹا ہے۔ قرضے تمہارے اتر گئے ہیں پھر تمہیں پیسے کی اتنی ہوس کیوں ہو گئی ہے؟ کہ پہلی تاریخ شروع نہیں ہوتی تم تنخواہ کا مطالبہ کر دیتی ہو۔ ہر دو چار دن کے بعد تم طبیعت کی خرابی کا کہہ کے کرایہ لیتی ہو۔ شادی بیاہ کے موقع پر لوگوں کے ہاں زیادہ اجرت کے چکروں میں کام لے لیتی ہو..... حالانکہ میں جانتی ہوں تمہارے اندر کام کی اب قطعی ہمت نہیں ہے۔ چھوٹا بیٹا تمہارا ماشاء اللہ سرکاری اسکول میں پڑھ رہا ہے، پھر یکایک تمہیں پیسے کی کیا ضرورت آن پڑی ہے۔''

بے زار لہجے میں عاصمہ نے انکوائری کی۔

ماسی حنیفاں سر جھکائے سنتی رہی۔ اس کے چہرہ پر بے نام سا تاثر تھا۔ چند لمحوں کی اذیت ناک خاموشی کے بعد عاصمہ نے پھر جھنجلا کے سوال کیا۔

''ماسی تم بتاتی کیوں نہیں ہو؟ کیا مجھ سے کوئی شکایت ہے؟''

''نہیں جی، بالکل نہیں۔ اللہ آپ کو خوش رکھے، آپ تو میرا احساس اپنوں سے زیادہ کرتی ہیں۔ راشن ڈلواتی ہیں بچیوں کے.....''

''بس بس..... مجھے اپنی تعریف نہیں سننا، میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ تمہیں پیسے کی اگر ضرورت ہے تو مجھے بتاؤ لیکن للّٰلہ بتاؤ تو سہی۔'' عاصمہ نے کہا۔

''میں نے کمیٹی ڈالی ہے پانچ سو روپے مہینے کی جی۔'' حنیفاں نے اپنی ہوس کا بھانڈا پھوڑا۔

''کیا بی سی ڈالی ہے؟ ماسی! تمہارا تو سارا قرضہ اتر گیا تھا پھر بی سی ڈال لی، وہ کیوں؟''

حیرانی سے عاصمہ نے پوچھا۔

حنیفاں خاموش رہی لیکن آنسوؤں کے موٹے موٹے قطرے ان کہی سنانے لگے۔

''ماسی! کیا تمہاری کوئی ایسی ضرورت ہے جو تنخواہ سے پوری نہیں ہوتی تو مجھے بتاؤ۔ شانی نے امریکہ سے ٹھیک ٹھاک رقم بھیجی ہے، میں دوں گی تم کو۔'' فکرمندی سے انہوں نے پوچھا۔

''قربانی کے لیے ڈالی ہے کمیٹی۔ آپ ناراض نہ ہوں جی۔'' حنیفاں نے انکشاف کیا۔

''قو..... ر..... با..... نی..... لیکن ماسی! تم پر تو قربانی فرض نہیں ہے پھر کیوں اتنی مشکل میں پڑ رہی ہو۔'' ایک غریب دکھیاری اور محنت کش عورت جو دو وقت کی روٹی کے لیے قدم گھر سے نکالنے پر مجبور ہو، اس کا قربانی کے لیے کمیٹی ڈالنا واقعی عجیب بات تھی اور عاصمہ کو ہضم بھی نہیں ہو رہی تھی۔

''باجی آپ ٹھیک کہتی ہو، میں تو چھ مہینے میں ایک دفعہ گوشت منگوالوں تو باقی چھ ماہ شکر ادا کرتے گزارتی ہوں پر میں نے جی منت مانی تھی۔'' وہ عاجزی سے بولی۔

''کیا؟'' عاصمہ کے منہ سے چیخ کی آواز نکلی۔

''منت مانی تھی، وہ بھی قربانی کی..... کیوں؟''

''وہ جی میں نے رب سوہنے سے وعدہ کیا تھا جب میرے سارے مسئلے حل ہو گئے، میں سارا سال کمیٹیاں ڈال کے، محنتیں کر کے پیسے جمع کروں گی اور بھلے بڑے گوشت میں حصہ ڈالوں مگر قربانی ضرور دوں گی۔'' حنیفاں نے کہا۔

''عجیب بات ہے، مجھے تو تمہاری یہ منت اور منطق سمجھ میں نہیں آ رہی۔ بندہ نفلوں کی منت مان

## مکمل ناول

فلک بوس عمارتوں اور ان سے بھی بلند خوابوں کا شہر یہ کانکریٹ کا جنگل نیویارک تھا۔ آفس کی میز پر پڑی کمپیوٹر اسکرین روشن تھی۔ اسے بہت دیر سے لگ رہا تھا جیسے اسکرین کی دو آنکھیں نکل آئی ہیں اور کشش ثقل کی طرح اسے اپنی سمت کھینچ رہی ہیں۔ اسکرین کے کونے میں موجود ایک نئی ای میل کے پیغام کو وہ بہت مشکل سے نظر انداز کر رہی تھی۔

ضبط کرنے کی کوشش کرتے اس نے ایک ربڑ کی گیند پکڑلی اور اسے دبانے لگی۔ وہ کچھ عرصے سے سگریٹ نوشی ترک کرنے کی کوشش کر رہی تھی، اس لیے جب بھی طلب ہوتی وہ گیند کو دبا کر اپنا دھیان بٹاتی تھی۔ بہت دیر کی کوشش کے بعد بھی اس کے پیٹ میں ناچتی تتلیاں ویسی ہی بے چین رہیں تو اس نے ای میل کو کلک کر ہی لیا۔

''مسترد۔'' ای میل کا متن پہلی نظر میں سمجھ میں آ گیا تھا۔ اس کا دل ڈوبنے لگا۔

''ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کا اسکرپٹ مسترد کیا جاتا ہے۔ آپ کو چاہیے کرداروں کو مشکل ترین چیلنج دیں اور اس سے نبرد آزما ہوتے دکھائیں۔''

اس نے دراز کھول کر دو مہینوں سے ان چھوا سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور سیٹ سے اٹھ گئی۔

☆☆☆

وہ ڈیڑھ سال سے نو سے پانچ کی نوکری کر کے پیسے جوڑ رہی تھی تا کہ جب اسے اپنے لکھنے کے شوق کے پیچھے جانے کی نوبت آئے تو کوئی مالی تنگی نہ ہو۔ وہ خود کو چیلنج میں نہیں ڈالتی تھی تو اپنے کرداروں کو کیسے ڈالتی۔

اس نے دکھی ہوتے ہوئے سگریٹ کا کش لیا۔

سنیعہ عمیر

# اکھیاں ڈیک دیاں

عندلیب زہرا

# منزلوں کا یقین

''میری بھابھی بہت اچھی ہیں ناں۔'' اندر سے آتی آوازوں نے میرے قدم جکڑ لیے تھے اور میرا پورا وجود سماعت بن گیا تھا۔

''امی، بابا کی وفات کے بعد میکے کا مان قائم رکھا ہے۔ میرے لیے تو وہ بڑی بہن ہیں اور ماں بھی۔ ہماری انعم کی تربیت بھی ان ہی کے ہاتھوں ہوئی ہے۔''

میں نے جھری سے اندر جھانکا تو مونا رطب اللسان تھی اور وہ معزز اور معتبر خواتین انعم کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں جس کے چہرے پر مختلف رنگ سجے تھے۔ شرم وحیا کے...... گھبراہٹ کے۔

''نند اگر بھابھی کی غیر موجودگی میں تعریف کر رہی ہے تو یا تو بھابھی بہت نیک فطرت ہے یا نند بہت اعلاظرف۔'' ان خواتین کی سوچ یکساں تھی۔

میں نے ٹرے کو مضبوطی سے تھاما اور اندر جانے کے لیے حوصلہ جمع کیا، لیکن بہتے اشکوں نے قدم جکڑ لیے تھے۔ میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آنسو...... جن کا نہ کوئی رنگ ہوتا ہے نہ نام...... بس ہمارے جذبے انہیں عنوان دے دیتے ہیں، شاید یہ پچھتاوے کے آنسو تھے یا تشکر کے...... میں سمجھ نہ پائی مگر آج میرا یوم حساب تھا یا شاید یوم جزا......

☆☆☆

''مجھے بھائی کی شادی کے بعد لگتا ہے جیسے بھائی بدل گئے ہیں اور شاہانہ بھابھی نے ہم سے ہمارا بھائی چھین لیا ہے۔'' میرا شکوہ بے جا نہ تھا۔ بھائی آفس سے آکر اوپر پورشن میں جاتے اور کھانے کے ٹائم ہی نیچے اترتے۔ قرین قیاس تھا کہ اب کچن بھی الگ ہونے والا ہے، بھابھی کو ہر کھانے میں کولیسٹرول کا خطرہ نظر آتا۔ ابا میاں کی وفات کے بعد ہمارا سائبان بھائی تھے۔ بھائی کی نوکری لگتے ہی امی بہو لے آئیں کہ گھر میں رونق ہوگی، لیکن اب بھائی سے بھی گپ شپ، شاپنگ، پکنک سب کچھ عنقا ہوتا جا رہا تھا۔

''بھائی پر اب زیادہ ذمہ داریاں ہیں، اس لیے تمہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے۔'' ہانیہ ہر چیز کا تجزیہ حقیقت پسندی سے کرتی تھی اور کچھ وسیع القلب بھی تھی خصوصاً میرے مقابلے میں، سو ہر رشتے کو مارجن دے دیتی لیکن امی کی خاموشی اور اداسی میری ہم خیال تھی۔ اس دن بھی ایسا ہی ہوا۔

رافعہ کی منگنی میں ہم سب سہیلیاں مدعو تھیں۔ مجھے بھائی کے ساتھ جانا تھا۔ چھ سے آٹھ اور نو سے دس بج گئے۔ صحن میں ٹہل ٹہل کر میرے پاؤں شل اور دماغ کھول رہا تھا۔ آخر تنگ آکر کپڑے تبدیل کر کے میں اوندھی ہو کر لیٹ گئی اور موبائل آف کر دیا۔ بھائی اور بھابھی دس بجے کے بعد گھر آئے۔

''اوہ! تو یہ بیوی کے میکے گئے تھے۔'' میں نے سلگتے ہوئے سوچا۔

''سوری امی! شاہانہ کی امی بیمار تھیں...... بس دیر ہوگئی۔'' بھائی نے دھیمے لہجے میں کہا۔ امی نے بغیر کچھ کہے سر ہلا دیا۔ ہانیہ نے خفا خفا سی نظر ڈالی اور میں نے آنکھوں کی جھری سے بھابھی کو دیکھا تو ان کی آنکھوں میں جتلاتی ہوئی خاموشی تھی۔ وہ ہمیں یوں ہی زچ کر دیتی تھیں۔ میں اور ہانیہ جل کڑھ کر خاموش ہوگئیں۔ بعد میں پتا چلا کہ بھائی کو لے کر بھابھی

شاپنگ اور پھر ڈنر پر چلی گئیں تا کہ وہ ہمیں چھوڑ نے نہ جاسکیں۔وہ اکثر ایسا کرتیں۔

''اب تم کو یقین آیا ناں۔''میں نے کہا اور ہانیہ خاموش رہی۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد امی کو ہماری شادی کی فکر تھی، ظاہر ہے قدرتی بات تھی۔

بھائی لاپروائی سے سر ہلاتے اور''میں دیکھ لوں گا سب۔'' کہتے۔ بھابھی کو اس موضوع سے بے زاری تھی۔امی خود ہی ملنے جلنے والوں کو کہتیں، لیکن معلوم نہیں کیا ہوتا کہ جو رشتہ ایک بار آتا وہ پسند تو کرتے لیکن دوبارہ نہ آتے۔شاید ہم بے خبر رہتے اور قیاس کے گھوڑے دوڑاتے اگر رشتے والی آنٹی نہ بتاتیں کہ شاہانہ بھابھی دو بہت اچھے رشتے اپنی بہنوں کی طرف ہنکا کر لے گئی ہیں اور اب ان کی بات وہیں طے ہوگئی ہے۔آج کل تیاریاں عروج پر ہیں۔امی تو

رابعہ حسین

# حاصلِ زندگی

سب کچھ کر کے بھی لوگ کیسے اتنے مطمئن رہ لیتے ہیں میری تو نیند اڑ جاتی ہے۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ وہ آج پھر قنوطیت کا شکار ان کے پاس آ بیٹھی تھی۔

اس لیے کہ تمہیں اچھے برے کی تمیز ہے اور تمہیں پتا ہے کہ یہ غلط ہے۔'' وہ کتاب پر نظریں

## مکمل ناول

جمائے مخصوص انداز میں جواب دے رہے تھے۔

''ہوں تو پھر وہ لوگ فائدے میں ہوئے کہ جو مرضی کر لیں۔''

''ہاں...... انسانوں سے جانور بہتر ہیں کہ کھایا پیا اور سو گئے پھر جاگے کھایا پیا اور سو گئے۔ ارے ایسے لوگ کبھی ترقی نہیں کر پاتے۔'' وہ اسے ڈپٹ کر بولے۔

''ان لوگوں کو ترقی کی ضرورت بھی کیا ہے...... سب کچھ تو پہلے سے ہی ہے ان کے پاس۔''

''اس طرح نہیں سوچتے، یہ مادی ترقی کوئی ترقی اور فائدہ مند چیز نہیں ہے، ترقی تو اخلاقی ہوتی ہے۔ روحانی ہوتی ہے۔'' اب وہ بڑی شفقت اور توجہ سے سمجھا رہے تھے۔

''نہیں آپ خواہ مخواہ ہی مادی، روحانی کے چکر میں پڑ گئے ہیں۔ میں کوئی مایوس تھوڑی ہوں۔ نہ ہارنے والی ہوں بلکہ میں تو بڑے سہانے سپنے دیکھتی ہوں۔ پروں والے گھوڑے پر سوار شہزادے اور اس کے محل کے انہیں سنجیدہ اور آزردہ ہوتا دیکھ کر اس نے فوراً ہی جون بدلی۔

''ساتھ میں اس کی چڑیل جیسی ماں، بہنوں کا تصور بھی کر رکھنا۔'' اس کا مذاق سمجھ کر انہوں نے بھی حصہ ڈالا۔

''سچ تایا ابو! میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ پچھلے جنم میں آپ ایک مظلوم بہو رہے ہوں گے۔''

''لاحول ولا تم جتنی بے تکی بات شروع میں کرتی ہو۔ اتنی ہی بے سروپا آخر تک بولتی ہو...... یہ جنم کا عقیدہ ہندوؤں کا ہے مسلمانوں کا نہیں ہے۔''

''ہاں تو اچھی باتیں کر کے کیوں اپنی انرجی

زارا ہنجرا

# ہمارے حصے میں کیا

"اف! یہ بی جی بھی نا، بے موسم کے بادلوں کی طرح جب مرضی گرجنا شروع کر دیتی ہیں۔"

اریج جو کب سے تکیہ کانوں میں ٹھسیڑ کر سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی، تھک ہار کر "اپنی" بی جی کی شان میں قصیدہ گوئی کرنی اٹھ گئی۔ سارا غصہ تکیہ زمین پر پٹخ کر نکالا اور میدان جنگ کی طرف چل پڑی۔ دوپہر کے تین بج رہے تھے ویسے تو اس وقت سب کو اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنا چاہیے مگر بی جی کے ہوتے ہوئے تو یہ سب ایک حسین خواب ہی ہوسکتا ہے کیونکہ بی جی جب چاہے۔ جہاں چاہے دربار لگا لیتیں اور مظلوم رعایا سر جھکائے حاضر ہوتی۔ اس وقت اتنی سخت گرمی میں نومی اور امی، بی جی کے سامنے اتنے بے بس کھڑے تھے جیسے قرض لینے والا

نکہت سیما

# اک دیا جلے منے دیا

دوسری قسط

"آغا جان! میں آ گئی ہوں۔"

انہوں نے نظریں اٹھائیں اور اس کے چہرے پر ٹھہر گئیں۔ جہاں حیا اور خوشی کے رنگ بکھرے تھے اور جب سکینہ کی شادی کی تاریخ طے ہوئی تھی اس کے چہرے پر بھی خوشی اور حیا کے رنگ بکھرے رہتے تھے۔

"یاد رکھیے گا آغا جان! اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو میں اپنی جان دے دوں گا۔ یہ رشتہ ہر صورت طے کرنا ہے آپ نے ورنہ میرا مرا منہ دیکھیں گے آپ۔"

ریحان آغا کی آواز ان کے کانوں میں گونجی تو انہوں نے عروج کے چہرے سے نظریں ہٹا لیں۔

"عروج! ادھر آؤ بچے! میرے پاس آ کر بیٹھو۔"

اور وہ دھیمے دھیمے چلتی ہوئی ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"عروج بیٹا!" انہوں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور دل ہی دل میں لفظ ترتیب دینے لگے کہ کیسے کس طرح وہ اس سے بات کریں۔

"دبیر اور انیس کب آ رہے ہیں؟"

"آج رات کسی وقت دبیر بھیا کی فلائٹ ہے اور انیس آج آ گئے ہیں۔"

اس کی نظریں جھک گئی تھیں اور لبوں پر مدھم سی

مکمل ناول

شازیہ الطاف ہاشمی

# فتح دل

حدیقہ کے ہاتھ بڑی تیزی سے کام نپٹا رہے تھے وہ کام کاج میں ایسی ہی پھرتیلی تھی گھرداری بھی بوجھ نہ بنی تھی اس پر، پڑوسن نجمہ خالہ کہتی تھیں۔

''کوئی گھر چلائے تو اپنی حدیقہ کی طرح بھلے

مانسوں کی بیٹی ہے اسی لیے تو ایسی ہے دوسروں کی بہوؤں کو دیکھو، پلنگ توڑتی رہتی ہیں۔"
حدیقہ کی ہر بات ہی اچھی تھی پر ایک اور اچھی عادت یہ بھی تھی کہ دل کا میل دل میں بھی رہنے نہ دیا کسی سے گلہ شکوہ ہوتا تو فوراً سے کہہ دیتی۔ دیورانی نادیہ بھی سر ہلا ہلا ہنس ہنس کے سنے جاتی اور خود بھی ایک کی چار بتاتی اسے تھوڑے غم لگے تھے۔ ہر طرف سے دکھ ہی ملتا ہے۔"دنیا ہے، دنیا بنی کس کے لیے ہے مرنے کے لیے یا پھر دکھ سہنے کے لیے۔"
حدیقہ نے فریج سے چکن کا پیکٹ نکال کر کٹورے میں پگھلنے رکھا چمکتا فرش دمکتا فرنیچر چھوڑ کر دیوار پار نادیہ کے ہاں جا پہنچی۔
"ایک بات کرو تو سو شکایتیں لگاتی ہیں سعدیہ آپا کھا پی کے ڈکار بھی لی اور بجٹ الگ آؤٹ ہوا۔ منہ پھلائے بیٹھی رہیں۔ لو بریانی کے ساتھ چکن شاشلک بھی ہوتا۔ ساتھ میں سلاد تازہ بنالیتی تو اور بات تھی۔ خود ہی مٹن بریانی کی فرمائش کی اور پھر چکن یاد آنے لگا ان کو۔ جب وہ سب کچھ تیار کر کے فارغ ہوئی تو نقص نکالنے بیٹھ گئیں بھائی کے سامنے، کوئی دید نہ لحاظ جی جلا کے لوگوں کو خدا جانے مل کیا جاتا ہے۔"
نادیہ اپنا بڑا سا سر ہلاتے سنتی زیرلب مسکراتی رہی۔
"نری چنڈال ہے یہ سعدیہ ایسی لعنت صورت آج تک نہ دیکھی نہ سنی سچ بڑا عذاب ہے یہ عورت۔ اس کے اپنے گھر کی چھت مکڑی کے جالوں سے بھری رہتی ہے اور مچھروں کی وہ بہتات کہ خدا کی پناہ۔ دھلے برتنوں میں پانی پینے کو بھی جی نہیں چاہتا۔ گندا باتھ روم میلا فرش اور خود نک سک سے تیار۔ اور یہاں آکے اتنی نفاست اللہ کی شان ہے بھئی اور کیا کہیں۔"
نادیہ کو بھی نند سعدیہ باجی اس سے بھی زہر لگتی تھیں۔ یہ جان کر خوشی ہوئی ایک اور خوشی اپنے دل کو ہلکا کر کے ملی چلو سعدیہ کے سامنے نہ سہی، اپنے دل کا غبار نکالنے کا کہیں تو موقع ملا۔
حدیقہ کھلے دل سے مسکرائی اور واپسی کی راہ لی پورا گھر ترتیب سے نکھرا ستھرا اس کا منتظر تھا۔ بچوں کے آنے میں ابھی ڈھائی گھنٹے باقی تھے۔ اپنی پسند کی نئی مووی دیکھ لے یا پھر پسندیدہ ناول، اخبار رسالے پڑھ لے جو سلیقے سے اس کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ دھرے رہتے تھے۔ فراغت ہی فراغت اور جی بھی ہلکا پھلکا ہو گیا تھا۔ زیرلب گنگناتے ہوئے۔
گوشت بھونتے ہوئے حدیقہ کسی خوش کن خیال کے سفر پہ نکل گئی۔ حسین سوچوں کے درمیان بڑا ہی مزے دار کھانا پکتا ہے۔ یہ حدیقہ نے کتنی بار آزمایا تھا۔ چکن مسالہ چولہے سے اتار کے آٹا گوندھ کے سلیب پہ رکھا اور خود کمرے میں آ گئی۔
یہ اس کا اپنا وقت تھا۔ عاشر اسے نت نئی کتابیں خرید کے لا دیا کرتے۔ اگر کسی نے اس کی شخصیت کو صحیح معنوں میں سنوارا تھا کوئی اس کا مخلص دوست تھا تو یہ کتابیں تھیں اور ہاں ایک نادیہ بھی......!
زندگی میں دوست بہت ضروری ہوتے ہیں۔ دوست کم تھے پر ایک جو ساتھ تھی۔ وہ نادیہ تھی نادیہ سے اس کی دوستی اسکول لائف سے تھی پھر اسی کے پیچھے پیچھے بیاہ کے چھوٹے صارم کی بیوی کی حیثیت سے اس کی دیورانی بنی۔ وہ کبھی بھی بہت اچھی دوست نہ رہی تھی مگر شادی کے بعد جب وہ خود اس درد، اس دوہرے رویے کا شکار ہوئی، ساس نندوں سے واسطہ پڑا تب وہ بھی بہت حساس ہو گئی تھی۔ اس کے اندر کا احساس بھی جاگ گیا تھا اور یہی حساسیت حدیقہ کو نادیہ کے بہت قریب لے آئی ہم خیال اور وہ بھی اگر ہمسایہ ہو اور میسر ہو اس سے بڑی نعمت اور کیا ہو سکتی تھی۔
حدیقہ اس نعمت کی دل سے قدر کرتی تھی جب نادیہ لڑکی تھی تب اور بات تھی مگر جب سے شادی ہوئی بہت بدل گئی تھی۔ یہ حدیقہ کی سوچ تھی شادی انسان کو یونہی بدل دیا کرتی ہے۔ وہ سکھ دکھ کی ساری باتیں نادیہ سے کرنے لگی تھی۔ نمک، سرخ مرچوں، ہرے سرخ ٹماٹر، ہرا دھنیا، ہری مرچ سے لے کر تازہ پھلوں تک کی بڑی مقدار عاشر اسے لا دیا کرتے اور حدیقہ

## نعیمہ ناز

عالیہ بیگم اپنی بیٹی حمنہ کے رشتے کے لیے خاندانی لوگوں کی تلاش میں تھیں۔ جب کہ ان کی ساس کا کہنا تھا کہ رشتہ کے لیے دین داری اور شرافت کو ترجیح دینی چاہیے۔

عائشہ اپنی والدہ اور بھائی کے ساتھ ایک چھوٹے سے گھر میں رہتی تھی۔ رشتوں کے نام پر اس کی ایک خالہ تھیں جن کے دو بچے فہد اور علیز ے تھے۔ فہد اپنے باپ کے پاس امریکہ پڑھنے گیا تھا۔ اس کی والدہ سلائی کر کے اپنے بچوں کو پڑھا رہی تھیں۔ عائشہ کی سہیلیاں اس کی بے پناہ خوب صورتی کو سراہتی تھیں۔

سید صاحب کو مسجد کمیٹی کا صدر منتخب کیا جا رہا تھا۔ ان کی بیٹی نائلہ ایک خود سر لڑکی تھی، اس کی اپنے شوہر سے بالکل نہیں بنتی تھی۔ وہ آئے دن اپنے شوہر سے لڑ جھگڑ کر باپ کے گھر آ بیٹھتی۔ اس میں ماں کے مزاج کی جھلک تھی۔ اسے اپنی خوب صورتی پر بہت ناز تھا۔ سید صاحب اس کی طرف سے بہت پریشان تھے۔ نائلہ کے شوہر سرمد کا دوست جمال اس پر مرمٹا ہے۔

چنبیلی کا تعلق بازار حسن سے ہے۔ طلال شیخ ایک نامور سیاست دان اور جاگیردار کا بیٹا ہے جو چنبیلی کے حسن پر مرمٹا ہے۔

شاہ میر رسول بخش کا سب سے چہیتا شاگرد تھا، جو ان کے ساتھ ہی رہائش پذیر تھا۔

بشریٰ احمد

# ایک بہانے پر

## ناولٹ

یار دوستوں نے کہا تھا کہ بیوی کا گھونگھٹ الٹتے ہی رعب حسن میں گم ہو جانے والے مردوں کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ باالفاظ دیگر زن مرید بن کر زندگی گزارنی پڑتی ہے۔ زن مریدی کا ہوا ایسا دماغ میں بیٹھا کہ سوچ لیا کہ چاہے کچھ ہو جائے، بیوی کو پہلی رات زیادہ لفٹ نہیں کرانی۔ بے فکری اور جوانی دو ایسی چیزیں ہیں جن میں مست انسان کبھی بھی حالات و واقعات کا صحیح تجزیہ نہیں کر پاتا۔ یہی کچھ معاذ کے ساتھ ہوا۔

ویسے شوق تو اسے لومیرج کا تھا لیکن لو کرنے کے مواقع زندگی میں کم کم میسر آئے۔ اسکول و کالج جیسی خشک اور بے رونق جگہ چودہ سالہ تعلیمی کیریئر جیسے تیسے اس آس میں گزارا کہ چلو کچھ عرصہ بعد یونیورسٹی کی رنگینی سے دل بہلائیں گے۔ لیکن قسمت کی ستم ظریفی کہ یونیورسٹی میں داخلے سے پیشتر ہی ''گل نور'' کی اس کی زندگی میں آمد ہو گئی۔

موصوفہ اماں کی دور پرے کی رشتہ دار تھیں۔

اعلا تعلیم حاصل کرنے کی خواہش مند۔ اب بھلا اعلا تعلیم اپنے ہی شہر میں رہ کر نہیں ہو سکتی؟ ہو سکتی ہے بلکہ زیادہ بہتر انداز میں ہو سکتی ہے۔ لیکن کیا کیا جائے جب مارکس کچھ زیادہ آ جائیں۔ تو اپنے شہر کی یونیورسٹی ذرا چھوٹی لگنے لگتی ہے۔ شاید یہی گل نور کے ساتھ ہوا تھا۔ (یہ معاذ کا خیال تھا)۔ لہذا اس نے اس بڑے شہر کی اس بڑی سی یونیورسٹی میں داخلہ لینا ضروری سمجھا۔ جس پر معاذ کو قطعی اعتراض نہ ہوتا اگر دونوں کا ڈیپارٹمنٹ ایک نہ ہوتا۔ اعتراض تو

ادارہ

# اِس ماہ کی مسکراہٹیں

## ٹائم ٹیبل

ایک صاحب ریلوے کا ٹائم ٹیبل پکڑے انکوائری کی کھڑکی پر پہنچے اور ایک ٹرین کا نام لے کر بولے۔

"اس ٹائم ٹیبل میں لکھا ہے کہ یہ ٹرین پانچ بارہ پر آتی ہے۔ اب تو ساڑھے پانچ ہو چکے ہیں لیکن ٹرین ابھی تک نہیں آئی۔"

"جناب! پانچ بارہ کا مطلب ہے کہ یہ ٹرین پانچ بجے سے بارہ بجے کے درمیان کسی بھی وقت آ سکتی ہے۔ ابھی بارہ تو نہیں بجے نا؟" کاؤنٹر کلرک نے اطمینان سے کہا۔

ثناء مسکان......گوجرانوالہ

## عشق

ایک صاحب عشق کے موضوع پر لمبا چوڑا لیکچر دے رہے تھے۔ لیکچر کے دوران کئی بار انہوں نے عشق کی نشانیاں بتائیں کہ جب کسی شخص کو عشق ہو جاتا ہے تو اس کی نیند اڑ جاتی ہے، بھوک ختم ہو جاتی ہے اور اسے دن رات کا بالکل پتا نہیں چلتا کہ کب صبح ہوئی کب شام۔

سامعین میں سے ایک شخص جسے بہت نیند آ رہی تھی اور بھوک بھی شدت سے محسوس ہو رہی تھی، کھڑے ہو کر بولا۔

"جناب! یہ تو بتایئے اس کے برعکس جب کسی کو بہت زیادہ نیند آئے اور بھوک بھی زیادہ لگنے لگے تو کیا ہوتا ہے؟"

تقریر کرنے والے صاحب نے لمبی جمائی لی اور آرام سے بولے۔

"اس نے عشق کرنے کا انجام دیکھ لیا ہوتا ہے۔"

ارم کمال......فیصل آباد

## نفسیات

نفسیات کے ایک پروفیسر نے نوجوان امیدوار سے سوال کیا۔ "عورت کی تعریف کرو۔"

"وہ شخصیت جو دروازے میں کھڑی ہو کر بیس منٹ تک مسلسل باتیں کرتی ہے لیکن وقت کی کمی کے باعث اندر نہیں آ سکتی۔" امیدوار نے جواب دیا۔

غنویٰ عمیر......کراچی

## مطلب

ایک صاحب کو ہر وقت اپنے پڑوسی سے کچھ نہ کچھ مانگتے رہنے کی عادت تھی۔ ایک روز اپنے پڑوسی کے پاس پہنچے اور بولے۔

"کیا آج آپ اپنی گاڑی میں کہیں جائیں گے؟"

پڑوسی نے ان کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔ "جی ہاں، آج گاڑی میرے استعمال میں رہے گی۔ آج مجھے کئی جگہوں پر جانا ہے۔"

"یہ تو بہت اچھا ہوا، مجھے اصل میں آپ کی موٹر سائیکل کی ضرورت تھی۔" ان صاحب نے اطمینان سے کہا۔

فاکہہ سہیل......

## رشتہ

ایک صاحب کی شادی اپنے چچا کی بیٹی سے ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد اپنے ایک دوست سے بیوی کا تعارف کراتے ہوئے بولے۔

خالدہ جیلانی

# کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ

سندس بخاری ___ خیرپور میرس

داغ غم دل سے کسی طرح مٹایا نہ گیا
میں نے چاہا بھی مگر تم کو بھلایا نہ گیا

اقصیٰ ناصر ___ کراچی

کر رہے ہیں خلوص کا ماتم
ہم کسی کا گلہ نہیں کرتے

ثنا انصاری ___ سیالکوٹ

جدائی جن کو گوارا نہ تھی
اب رفاقت سے اکتا گئے ہیں

نادیہ یاسر ___ پشاور

دل بدل لیجیے صاحب
شہر بدلنے کا کیا فائدہ

حمدہ خان ___ گلستان جوہر

جواب مل ہی تو جاتا ہے ایک چپ کے بعد
کوئی سوال بہت دیر تک نہیں رہتا

فاکہہ سہیل ___ کراچی

اس کی عادت ہے کہ بچھڑے بھی باتیں کرنے
اس کے آنے میں محبت کا تقاضا کم ہے
خوب صورت نظر آتا ہے سر شام فراق
یوں تو کہتا ہے کہ وہ گھر سے نکلتا کم ہے

آسیہ جاوید ___ علی پور چٹھہ

وہ شخص مجھ سے بہت بدگمان سا رہتا ہے
یہ بات اس سے کہو بھی تو سوچ کر کہنا

شبانہ عندلیب ___ گوجرانوالہ

سانحہ پھر کوئی بستی میں ہوا ہے شاید
شام روتی ہوئی جنگل کی طرف آئی ہے

علیشہ بیگ ___ کوئٹہ

تمام عمر وہی قصۂ سفر کہنا
کہ آ سکا نہ اپنے گھر کو گھر کہنا

ارم کمال ___ فیصل آباد

اس نے کب ہم سے ملاقات کا وعدہ چاہا
دور رہ کر تو اسے اور زیادہ چاہا!
یاد آیا ہے کچھ اور بھی شدت سے ہمیں
بھول جانے کا اسے جب بھی ارادہ چاہا

نجبہ اکرم ___ گاؤں گولیکی

آج تک قائم ہے اس کے لوٹ کے آنے کی امید
آج تک ٹھہری ہوئی ہے زندگی اپنی جگہ
گھر بنایا تھا بڑی محنت سے لیکن آج بھی
جلتے گھروں باقی ہے وہ آواز کی اپنی جگہ!

صدف عمران ___ کے ڈی اے سوسائٹی

جن سے غم انتہا کے ملتے ہیں
ان سے ہم مسکرا کے ملتے ہیں
اہل دانش کی آستین میں بھی
دیکھیے بت انا کے ملتے ہیں

سعدیہ عرفان خان ___ شریف آباد

بھولتے بھولتے ہی بھولوں گا
اک بھلا سا جو نام تیرا ہے

ماریہ نذیر ___ بھاگٹانوالہ

چاک دل بھی کبھی سلتے ہوں گے
لوگ بچھڑے ہوئے ملتے ہوں گے

نمرہ عاقب ___ گرین سٹی

وقت کے بے ثبات لمحوں میں
ہنس کے جینا کمال ہے جاناں
خود سے ملنا بہت ضروری ہے
خود سے ملنا محال ہے جاناں

صبا سلیم ___ لالہ موسیٰ

تو کہاں لے کے پھرے گی میری تقدیر کا بوجھ
میری پلکوں پہ شب ہجر یہ تارا رکھ دے

شگفتہ جاہ

# باتوں سے خوشبو آئے

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔

"نہیں (تم عذاب سے نہیں بچ سکتے) حتیٰ کہ ظالم کا ہاتھ پکڑ کر (اسے ظلم سے روک دو اور) اسے حق قبول کرنے پر مجبور کر دو۔"

## بدبخت،

حضرت ابوبکرؓ جب خلیفہ بنائے گئے تو آپؓ نے فرمایا۔

"غور سے سنو! دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ بدبخت لوگ بادشاہ ہیں۔"

اس پر تمام لوگوں نے گردنیں بلند کیں اور سر اٹھا کر حضرت ابوبکرؓ کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔

"تم لوگ اپنی جگہ آرام سے بیٹھے رہو۔ تم لوگ جلد باز ہو۔ جو بھی کسی ملک کا بادشاہ بنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہ بنانے سے پہلے اس کے ملک کو جانتے ہیں اور بادشاہ بن جانے پر اس کی آدھی عمر کر دیتے ہیں اور اس پر خوف اور غم مسلط کر دیتے ہیں اور جو کچھ خود اس کے اپنے پاس ہے اس سے اس کا دل ہٹا دیتے ہیں اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کا لالچ اس میں پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ چاہے کتنے اچھے کھانے کھائے اور عمدہ کپڑے پہنے۔ لیکن اس کی زندگی تنگ ہو گی۔ سکھ چین اسے نصیب نہ ہو گا پھر جب اس کا سایہ ختم ہوتا ہے اور اس کی جان نکل جاتی ہے اور اپنے رب کے پاس پہنچ جاتا ہے تو وہ اس سے سختی سے حساب لیتا ہے اور اس کی بخشش کا امکان بہت کم ہوتا ہے بلکہ اس کی بخشش ہی نہیں ہوتی۔"

غور سے سنو! مسکین لوگوں کی ہی مغفرت ہوتی ہے۔

غور سے سنو! مسکین لوگوں کی ہی مغفرت ہوتی ہے۔

غور سے سنو! مسکین لوگوں کی ہی مغفرت ہوتی ہے۔

(حیاۃ الصحابہ، جلد سوم)

## خاندان کا فائدہ،

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"آدمی سے اس کے خاندان کو اتنے فائدے حاصل نہیں ہوتے، جتنے خاندان سے آدمی کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ اگر آدمی خاندان کی مدد سے اپنا ہاتھ روکتا ہے تو صرف ایک ہاتھ رکتا ہے اور خاندان والے اپنے ہاتھ روک لیں تو پھر کئی ہاتھ رک جاتے ہیں۔ اور خاندان کے اطراف سے آدمی کو محبت، حفاظت اور نصرت ملتی ہے۔ بعض دفعہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی خاطر ناراض ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ اس دوسرے آدمی کو صرف اس کے خاندانی نسب کی وجہ سے جانتا ہے۔

## کتے اور کبوتر،

حضرت حسن رحمۃ اللہ کہتے ہیں۔

"میں ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان میں تکلیف دہ کتوں کو مارنے کا اور کھیل کے طور پر اڑائے جانے والے کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دے رہے تھے (جو دوسرے کبوتروں کو لے آتے ہیں)

# بیادآسیہ رزاقی

کتنی بے فیض سی رہ جاتی ہے دل کی بستی
کتنے چپ چاپ چلے جاتے ہیں جانے والے

آسیہ رزاقی دنیا سے رخصت ہوگئیں۔
اپنے بہت سارے چاہنے والوں، دوست احباب اور رشتہ داروں کو یادوں کے گرداب میں گردش کرتا چھوڑ گئیں۔
ان کی وفات کی خبر سوشل میڈیا کے ذریعے پھیلی تو فونز کا تانتا بندھ گیا۔ بہت سی قارئین نے خطوط میں اپنے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔
ہم قارئین کے کچھ خطوط شائع کر رہے ہیں۔

## سادہ اور مخلص

میں سوشل میڈیا پر ایکٹو نہیں ہوں۔ کسی نے میسیجز پر اطلاع دی کہ آسیہ رزاقی ہم میں نہیں رہیں۔ یقین کریں میں شاکڈ رہ گئی۔ کچھ ویسے بھی اپنے بہنوئی کی اچانک وفات کے صدمے سے متاثر ذہن اور اب یہ خبر...... اسی وقت بے اختیار اتل سے کنفرم کیا تو تصدیق بھی ہوگئی۔

آسیہ رزاقی ایک ایسی کہانی کار جنہوں نے کئی سالوں سے قارئین کو اپنی تحریروں کے ذریعے عمدہ کہانی سے روشناس کرایا۔ وہ ادارے کے دیرینہ ساتھیوں میں سے تھیں۔ جان دار کردار اور خوب صورت گھریلو ماحول ان کی کہانیوں کا جزو لاینفک تھے۔ ان کے مضبوط کرداروں نے نوجوان بچیوں کو بہت سے ہنر بھی سکھائے، چاہے وہ کھانوں کی تراکیب ہوں۔ گھر کی صفائی ستھرائی ہو یا اور بیسوں گھریلو ٹوٹکے، کون سا ایسا ہنر تھا جس کے بارے میں آسیہ رزاقی نے معلومات نہیں دیں۔ سادگی مگر پرکاری ان کی تحریر کا وصف تھی۔ کہانیوں کے علاوہ مختلف گھریلو تقریبات یعنی شادیوں کا احوال لکھتے ہوئے بھی وہ کئی رسومات کا ایسا عمدہ خاکہ کھینچتی تھیں کہ آنکھوں کے سامنے سارا منظر گھوم جاتا تھا۔

ایک قاری کی حیثیت سے میں نے آسیہ رزاقی کو شروع ہی سے بہت شوق سے پڑھا بلکہ وہ ان رائٹرز میں سے تھیں، جن کا نام فہرست میں دیکھ کر میں فوراً ایک فریش سی کہانی کا سوچ کر وہی صفحات پہلے کھولا کرتی تھی کہ نہایت مزے کا ناول پڑھنے کو ملنے والا ہے اور ان کی تحریروں کا ہمیشہ انتظار کیا ہے مگر اب یہ انتظار...... انتظار ہی رہ جائے گا۔

ان جیسے سادہ مگر مخلص لوگ اب ڈھونڈے سے بھی شاید ہی ملیں۔

عفت سحر طاہر...... گجرات

## ایک عہد ساز مصنفہ

مجھے کبھی بھی تعزیت کرنی نہیں آئی، نہ کبھی تعزیتی خط لکھ پائی، نہ زبانی بولنا آیا۔ الفاظ ہمیشہ میرے حلق میں ہی اٹک جاتے ہیں۔ میں ہمیشہ سوچتی رہ جاتی ہوں کہ میرا کہا ہوا کوئی بھی لفظ کسی کے اس قدر بڑے غم کو کم نہیں کر سکتا۔ غم بڑا ہو تو الفاظ چھوٹے لگنے لگتے ہیں لیکن لفظ چھوٹے بھی ہوں تب بھی بول دینا ہی بہتر ہے۔

اس حقیقت سے بھلا کون انکار کر سکتا ہے کہ ہم

# موسم کے پکوان

خالدہ جیلانی

## چنیوٹی بریانی

اجزاء:۔

| | |
|---|---|
| چاول | آدھا کلو |
| گائے کا گوشت | آدھا کلو (ابلا ہوا) |
| دہی | ایک پاؤ |
| پسی ہری مرچ | دو کھانے کے چمچے |
| پسا دھنیا | دو کھانے کے چمچے |
| نمک | دو چائے کے چمچے |
| پسی لال مرچ | ایک چائے کا چمچہ |
| پسی ہلدی | آدھا چائے کا چمچہ |
| پسا گرم مسالا | ایک کھانے کا چمچہ |
| بادیان کے پھول | چار عدد |
| پسی جائفل جاوتری | آدھا چائے کا چمچہ |
| ادرک | ایک کھانے کا چمچہ |
| پسا لہسن ادرک | ایک کھانے کا چمچہ |
| آلو بخارہ | پچاس گرام |
| ہرا دھنیا پودینہ | آدھی آدھی گٹھی |
| زردے کا رنگ | آدھا چائے کا چمچہ |
| تیل | چار کھانے کے چمچے |
| پیاز | ایک چائے کا چمچہ |

ترکیب:۔

ایک پین میں ڈھائی گلاس پانی، دہی، ہلدی، لال مرچ، نمک، تیل، گرم مسالا، لہسن ادرک، جائفل، جاوتری اور بادیان کے پھول ڈال کر اچھی طرح مکس کر لیں۔ پھر اس میں ابلا ہوا گائے کا گوشت شامل کر کے دس منٹ تک پکائیں۔ پھر دہی، زردے کا رنگ اور چاول شامل کر کے دو کنی پکائیں۔ پھر اوپر پیاز، ٹماٹر، آلو بخارہ، ہرا دھنیا، پودینہ، ادرک اور تیل شامل کر دیں۔ دس سے بارہ منٹ کے لیے دم پر رکھ دیں پھر چولہے سے ہٹا کر ڈش میں نکال کر پیش کریں۔

## توا کلیجی

اجزاء:۔

| | |
|---|---|
| کلیجی | آدھا کلو |
| پسا لہسن ادرک | ایک چائے کا چمچہ |
| گرم مسالا | ایک چائے کے چمچے |
| کٹی لال مرچ | دو چائے کے چمچے |
| نمک | ایک چائے کا چمچہ |
| پسی لال مرچ | آدھا چائے کا چمچہ |
| دہی | ایک چوتھائی کپ |
| تیل | ایک چوتھائی کپ |

ترکیب:۔

سب سے پہلے کلیجی کو ابال لیں یہاں تک کہ وہ گل جائے۔ پھر کلیجی، لہسن، ادرک، گرم مسالا، کٹی لال مرچ، نمک، ہلدی، پسی لال مرچ، دہی اور تیل ڈال کر مکس کریں اور پندرہ منٹ کے لیے ڈھک کر رکھ دیں۔ اب اس کو توے پر ڈال کر پکائیں۔ جب کلیجی پک جائے تو اسے ڈش میں نکال لیں۔ پھر ہری مرچ، لیموں کے چھلکے، ہرا دھنیا، پیاز، پودینہ اور ٹماٹر سے گارنش کر کے گرم گرم پیش کریں۔

## بہاری پلاؤ

اجزاء:۔

| | |
|---|---|
| گوشت | ایک کلو |
| پسا ادرک لہسن | دو کھانے کے چمچے |
| پسی ہری مرچیں | بیس عدد |
| پسی پیاز | تین عدد |
| خشخاش | ایک کھانے کا چمچہ |
| دہی | ایک کپ |

واصفہ سہیل

# آپ جانتے ہیں

## کامیابی

راحت فتح علی خان موسیقی کی دنیا کا بڑا نام ہیں۔ عالمی سطح پر ہمیشہ پاکستانی فنکاروں کو سراہا جاتا ہے۔ راحت فتح علی خان کو ان کی فنی صلاحیتوں کے اعتراف میں گزشتہ دنوں برطانیہ کی آکسفورڈ یونی ورسٹی نے استاد راحت فتح علی خان کو موسیقی کے شعبے میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا ہے۔

لندن میں ایک خصوصی تقریب میں راحت فتح علی خان کو ڈاکٹریٹ آف میوزک کی ڈگری دی گئی اور ان کا تعارف صوفیانہ موسیقی قوالی کے پاکستان گلوکار کے طور پر کروایا گیا۔

راحت فتح علی خان نے ڈگری ملنے پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آکسفورڈ یونی ورسٹی کی جانب سے ملنے والی اس ڈگری کو قبول کرنا میں اپنے لیے اعزاز سمجھتا ہوں۔ یہ دن میرے اور میرے خاندان کے لیے بے حد خاص ہے اور ان مداحوں کے لیے بھی جنہوں نے میرے اس سفر میں میرا ساتھ دیا۔ یہ اعزاز حاصل کرنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

## صلاحیت

آج کل پاکستانی اداکارائیں ٹی وی کے ساتھ ساتھ فلم میں بھی جلوہ گر ہو رہی ہیں (جی ہاں اسی لیے تو فلم بھی ٹی وی ڈراما ہی لگتا ہے۔)

مزاحیہ فلم ''جوانی پھر نہیں آنی'' (جو کہ قطعی مزاحیہ فلم نہیں تھی) میں اپنی اداکاری سے کبریٰ خان نے بڑی اسکرین پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوالیا تھا۔ اب کبریٰ خان نے ایک فلم میں آئٹم نمبر کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

اداکارہ کبریٰ خان کا کہنا ہے کہ فیشن انڈسٹری میں کام کرنے کا اپنا انداز ہے۔ میری پرفارمنس شائقین کو پسند آئی۔ سینئر فنکاروں کی حوصلہ افزائی سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا ہے۔"

## کچھ ادھر ادھر سے

☆ اس میں کوئی شک نہیں کہ لمحہ موجود میں ایک سخت گیر سیاسی بندوبست، آمرانہ رجحانات اور ریاستی طاقت کا بے محابا استعمال نوشتۂ دیوار ہے لیکن تاریخ نے اس دیوار پر انمٹ روشنائی سے لکھ رکھا ہے "یہ تجربہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔"

(وجاہت مسعود......تیشہ نظر)

☆ عمران خان ہم سب کے محسن ہیں۔ یہ آئے اور انہوں نے آکر ہمارے اندر کا نسیم مجازی مار دیا۔ ہمیں کم از کم یہ بتا گئے کہ ایک آدمی ملک کو تباہ ضرور کرسکتا ہے لیکن یہ ملک کو ملک نہیں بنا سکتا۔

(جاوید چوہدری......زیرو پوائنٹ)

ادارہ

# خوبصورت بنئے

## کیل مہاسے

کیل مہاسے جلد کی گندگی، چکنائی اور پیٹ کی گرمی، قبض وغیرہ کی وجہ سے نکلتے ہیں۔ جلد کی صفائی محض منہ دھولینا نہیں ہے بلکہ جلد کو مختلف طریقوں سے صاف کیا جاسکتا ہے لیکن باقاعدہ پارلر جاکر ٹریٹمنٹ کرواناہر کسی کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔ اس لیے ہم آپ کو سستے اور گھریلو طریقے بتارہے ہیں۔ تھوڑا وقت تو لگے گا مگر باقاعدہ استعمال سے یقیناً آپ کا مسئلہ حل ضرور ہوجائے گا۔

1۔ جائفل پانی میں گھس کرلگائیں۔

2۔ کیلیں ختم کرنے کے لیے ٹماٹر کا پیسٹ چہرے پرلگاکرسوکھنے دیں پھر دھولیں۔

3۔ مہاسے اور فاضل چکنائی دور کرنے کے لیے ملتانی مٹی پانی میں بھگو کر چہرے پر لگائیں۔ سوکھنے پر دھولیں یہ طریقہ روز آزمائیں۔

4۔ چہرے سے سیاہ دھبے دور کرنے کے لیے چھاچھ سے منہ دھوئیں۔

5۔ کچے ناریل کا پانی پینے اور اس سے منہ روزانہ دھونے سے مہاسے ختم ہوجاتے ہیں۔

6۔ مولی کے پتوں کا رس چہرے پر ملنے سے مہاسے اور کیلیں ہفتے بھر میں ختم ہوجاتی ہیں۔ روز آزمانا شرط ہے۔

7۔ پودینہ کے پتوں کا پانی چہرے پرلگائیں۔ مہاسے ختم ہوجائیں گے۔

8۔ روزانہ پودینہ کی دس پتیوں کو دو گلاس پانی میں جوش دے کر چھانیں اور پی لیں، پندرہ بیس دن میں مہاسے اور کیلیں ختم ہوجائیں گے۔

9۔ ناریل کا دودھ پسے ہوئے کالے زیرے میں ملاکر چہرے پرلگائیں، کیلیں ختم ہوجائیں گی۔

10۔ لیموں کا رس نچوڑ کر اس کا چھلکا چہرے پر خوب ملیں، روز یہ عمل دہرائیں جلد ہی کیل مہاسے ختم ہوجائیں گے۔

11۔ جامن کی گٹھلیوں کو پانی میں گھس کر لگانے سے کیلوں کا خاتمہ یقینی ہے۔

12۔ نارنگی کا چھلکا چہرے پر ملنے سے کیلیں ختم ہوجاتی ہیں۔ یاد رکھیں خاص طور سے مہاسوں کو سختی سے نہ رگڑیں ورنہ یہ خراب ہوکر نشان چھوڑ دیں گے۔

## کھلے ہوئے مسامات

کھلے ہوئے مسامات جلد کے بہت بڑے دشمن ہوتے ہیں جو نہ صرف چہرے کو بدنما بناتے ہیں بلکہ کھلے ہوئے مسامات میں جب میل جم جاتا ہے تو بلیک ہیڈز یعنی کیلیں بن جاتی ہیں جو حقیقتاً بہت بری نظر آتی ہیں۔ عموماً بھاپ لینے کے بعد بھی مسامات کھل جاتے ہیں اس لیے گھر میں بھاپ لینے کے بعد اپنی جلد کے مطابق ماسک ضرور لگائیں۔

اگر آپ بیوٹی پارلر جاکر ٹریٹمنٹ نہیں کرواسکتیں تو درج ذیل طریقوں میں سے کوئی طریقہ استعمال کریں۔

1۔ یخ پانی سے دوبار دن میں چہرہ دھوئیں۔

2۔ مکئی کے آٹے اور بیسن کو یکساں مقدار میں ملاکر ایک مرتبان میں محفوظ کرلیں اور روزانہ اس سے چہرہ دھوئیں۔

3۔ ٹھنڈے پانی میں سرکہ ملاکر چہرہ دھونا بھی فائدہ مند ہے۔

4۔ عرق گلاب کو برف جمانے والی ٹرے میں ڈال کر برف جمالیں اور پھر اس سے منہ پر آئسنگ کریں۔